سوال نمبر 1

جز (ا) ترجمہ:

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پانی اور اس پر آنے جانے والے چوپاؤں اور درندوں کے بارے فرمایا جب پانی دو مٹکے ہو وہ پلیدی نہیں اٹھاتا۔

جب پانی دو مٹکے ہو تو اس کے پلید ہونے میں امام اعظم اور امام شافعی کا اختلاف:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام شافعی کے نزدیک جب پانی دو مٹکے ہو وہ پلید نہیں ہوتا۔

دلیل:

انکی دلیل یہی مذکورہ حدیث ہے:

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے نزدیک پانی جاری یا جو جاری کے قائم مقام ہو وہ پلیدی گرنے سے پلید نہیں ہوتا۔

دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرو پھر اسی سے غسل کرے۔

سوال نمبر 2

جز (ا) ترجمہ:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کجاوے کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف۔ مسجد حرام، اور میری یہ مسجد، اور مسجد اقصیٰ۔

جز ب:

ان تین مسجدوں کے علاوہ کجاوے کسے جا سکتے ہیں یا نہیں:

مطلب ہے ان مسجدوں کی طرف نماز پڑھنے کے زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے سفر کر سکتے ہیں ان کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف سفر نہ کرو کیونکہ وہ ساری ثواب میں برابر ہیں۔ مسجدوں کے علاوہ مقامات مقدسہ کی طرف یا بزرگوں کی مزاروں کی طرف سفر کرنا مستحب ہے کہ وہ اس حدیث میں شامل ہی نہیں کیونکہ یہ حدیث مسند احمد میں ان الفاظ کے ساتھ ہے (لا تشد الرحال للصلوٰۃ الا الی ثلاثۃ مساجد) اس سے واضح ہوا کہ ان مقدس مقامات کی طرف جانا مستحب ہے کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عام مسلمان بھائی کی زیارت کیلئے جانے کا حکم دیا تو بزرگوں کی مزارات کی جانا بطریق اولیٰ مستحب ہوگا۔

سوال نمبر 3

جز (۱) ترجمہ:

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے ان کے دادا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مسجد میں شعر کہنے سے (انشاد الشعر کا معنی) جذبات ابھارنے والے دنیا کے متعلق یا گندے اشعار عام حالات میں پڑھنا جائز نہیں مسجد میں بطریق اولیٰ جائز نہیں۔ باقی اچھے اشعار نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے خود مسجد میں اور دیگر جگہوں میں سنے۔

انشاد شعر کا حکم: شعر سننا جائز یا نہ سننا جائز۔ پڑھنا جائز یا نہ پڑھنا جائز اس کا انحصار شعر کے معنی اور مفہوم پر ہے۔ اگر معنی و مفہوم اچھا ہے اور گری ہوئی الفاظ پابندی وغیرہ نہیں تو پڑھنا جائز ہے ورنہ جائز نہیں اچھے شعر نماز کے علاوہ تمام میں پڑھنا اس لیے جائز نہیں کہ نماز میں خلل آئے گا لہٰذا اچھے شعر بھی گفتگو کی طرح ہیں۔

جز ۲: ابیہ اور جدہ کی ضمیر کا مرجع

ابیہ: کی ضمیر عمرو کی طرف راجع ہے۔ جدہ۔ کی ضمیر شعیب کی طرف راجع ہے عمرو کی طرف راجع نہیں کیونکہ اگر عمرو کی طرف راجع کریں تو عمرو کا دادا شعیب کا والد محمد جس کا نام ہے بنے گا جبکہ شعیب کا اپنے والد سے سماع ہی ثابت نہیں اس لیے ضمیر شعیب کی طرف راجع کریں گے اور شعیب کے دادا عبداللہ بن عمرو ہیں جو جلیل القدر صحابی ہیں اور شعیب کا ان سے سماع ثابت ہے۔

سوال نمبر 1

جز (1) ترجمہ

حضرت انس سے روایت ہے ایک بدو نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کی طرف دوڑ پڑے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب کو کاٹو مت. جب وہ فارغ ہو گیا پانی کا ڈول منگایا اور اس پر بہانے کا حکم دیا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک بدو کھڑا ہوا مسجد میں پیشاب کیا لوگوں نے اسے پکڑ لیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کچھ نہ کہو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک لوٹا بہا دو کیونکہ تم آسانی کرنے والے بھیجے گئے ہو اور تم تنگی کرنے والے نہیں بھیجے گئے.

جز ۳

ترجمۃ الباب کے ساتھ مطابقت، (باب ترک التوقیت فی الماء)

ترجمۃ الباب کا مطلب ہے

نجاست کے مطابق پانی کی کوئی مقدار نہیں کہ مثلاً دس قطرے نجاست کیلئے ایک لوٹا، بیس قطرے نجاست کیلئے دو لوٹے، اس طرح کی مقدار کوئی نہیں تو یہ مقدار ہے ہی نہیں اور حدیث میں بھی بتایا ہے کہ جتنا پیشاب تھا اور پانی جو ڈالا گیا وہ اس کے مطابق جتنا تھا حدیث میں کوئی ذکر نہیں.

سوال نمبر 2

جز (1) ترجمہ

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب بیت المقدس کو بنایا تو اللہ تعالیٰ سے تین کاموں کا سوال کیا (1) آپ کو ایسے فیصلے کی توفیق دے جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے موافق ہو. یہ دعا قبول ہو گئی.

M T W T F S Date: / /20

(2) اس بادشاہت دے جو آپ کے بعد کسی کو نہ ملے۔ یہ سوال بھی پورا ہو گیا۔

(3) جب مسجد بنانے سے فارغ ہوئے یہ سوال کیا کہ اس مسجد میں جو بھی نماز پڑھنے آئے مقصد صرف نماز پڑھنا ہو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائے جس طرح پیدا ہونے والا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے۔

بیت المقدس:

بیت المَقْدِس۔ اَلْمُقَدَّس۔ دونوں طرح ٹھیک ہے
یہ اضافت موصوف کی صفت کی طرف ہے اور معنی ہے وہ گھر جس کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی گندگی اور آلائش سے پاک کر دیا۔

سلیمان بن داؤد علیہ السلام کون ہیں؟

حضرت سلیمان علیہ السلام جلیل القدر پیغمبر ہیں اور حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے ہیں اور پوری روئے زمین کے بادشاہ بنے۔

2020 سالانہ نسائی شریف پرچہ

M T W T F S Date:...../...../20.....

سوال نمبر 2:

جز (۱) ترجمہ:

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی نے کہا جس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھی میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے آپ کی مسجد میں نماز ہزار نمازوں سے بہتر ہے اور مساجد میں مسجد حرام کے علاوہ۔

مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر۔ اور فضیلت کے لحاظ سے یہ مسجد دوسرے نمبر پر ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری یہ مسجد یمن تک پھیل جائے تب بھی میری ہی رہے گی اس مسجد کو یہ عظمت حاصل ہے کہ اس میں تقریباً دس سال نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے نماز میں پڑھی اور امت کے جلیل القدر ابدال، اغواث، اقطاب، اولیاء، علماء نے اس میں نماز یں پڑھی یہ عظمت دنیا کی کسی مسجد کو حاصل نہیں جبریل امین نے کئی بار اس مسجد میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی پہنچائی مسجد میں آئے، بیٹھے، یہ بھی اس کی خصوصیت ہے

جز ۲ مذکورہ عبارت کی وضاحت: (هذا الاستثناء يحتمل امورًا ثلاثة)

استثناء میں یہ تین احتمال ہیں۔

1. مسجد حرام مسجد نبوی کے برابر ہو

2. مسجد حرام مسجد نبوی سے کم ہو

3. مسجد حرام مسجد نبوی سے زیادہ ہو۔

راجح ان میں سے یہ ہے کہ مسجد حرام مسجد نبوی سے زیادہ ہو جمہور کا مذہب یہی ہے۔

2019 سالانہ نسائی شریف پرچہ

M T W T F S Date:...... /...... /20......

سوال نمبر 1

جز (1) ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی اٹھا پس اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اسکی طرف بڑھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روک دیا اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہانے کا حکم دیا۔ بے شک تم آسانی پیدا کرنے کیلئے بھیجے گئے ہو نہ کہ دشواری پیدا کرنے کیلئے بھیجے گئے ہو۔

جز (ب) خط کشیدہ کی وضاحت (فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین)

اس ٹکڑے کا مطلب ہے کہ تم بلاوجہ کسی پر سختی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا اس کا یہ مطلب نہیں کہ غلط کام ہوتا رہے اور عام چپ کر کے بیٹھا رہے کیونکہ یہ اسلام کے منصب کے اور شرعی قانون، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے خلاف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے جہاں آسانی سے کام چل جائے اور سختی کی ضرورت نہ پڑے یا سختی سے مفاسد کھڑے ہونے کا خطرہ ہو یا دین سے نفرت ہونے کا خطرہ ہو تو پھر سختی نہ کی جائے۔

سوال نمبر 2

جز (1) ترجمہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد کی طرف جانے کی اجازت لے تو اسے روکو نہ۔

جز 2: عمر فاروق نے عورتوں کو مساجد میں جانے سے کیوں روکا:

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عورتوں کے پر شوق دیکھ کر انہیں منع کیا۔ اور پہلے یہی بات تھا۔

مسجد میں جانے سے منع کی دو صورتیں

مساجد میں جانے سے روکنے کی ظاہراً دو صورتیں ہیں۔

1 ایک یہ کہ خود روکے

2 دوسرا یہ کہ احادیث کا اور فتنوں کا سہارا لے کر۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور علماء کی تصریحات سے روکے۔

مثلاً بیوی جب اجازت لے تو کہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مسجد میں جانے سے روکا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت گھر میں نماز پڑھے تو ثواب زیادہ ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو گھومنے پھرنے سے منع کیا۔

فقہاء نے عورت کو گھر میں نماز پڑھنے کی تلقین کی

تو اس طرح روکنے سے صراحۃً وہ روکنے والا قصوروار نہیں پایا جائے گا۔

اب جو عورتیں حرمین میں نمازیں پڑھ رہی ہیں ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہاں نماز پڑھنے کیلئے مسجد کے علاوہ کوئی جگہ ہی نہیں ہے۔ دوسرا ان کیلئے الگ جگہ پہ پردے وغیرہ کا انتظام ہے۔ تیسرا یہ۔ یہ سب کچھ وہاں کی حکومت نے اور وہاں کے علماء نے کیا۔ یہ کسی حدیث یا علماء کے کسی قول سے ثابت نہیں۔

سوال نمبر 3

جز (ا) ترجمہ:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر فرمایا چھوٹے پر بڑے پر آزاد پر غلام پر مرد پر عورت پر۔